چند حروف

غیر مسلم کے نام

ہر
اُس شخص
کے نام جس کا دعویٰ
ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ
کا اُمتی ہے۔

محمد طاہر عبد الرزاق

انتساب: سعد گوہر کے نام

میں عالم تصور میں آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا ذہن انگلی زقندیں لگاتا ہوا زمانہ ماضی کی فلک بوس چٹانوں کو پھلانگتا ہوا مسجد نبوی میں جا پہنچا ہے۔۔۔۔!!!

میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

○- میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی گلیوں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور کفار آپ کو ساحر اور مجنوں کہہ کر آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

○- میرے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بازار میں اللہ کی مخلوق کو اللہ کے دین کی طرف بلا رہے ہیں اور ابو جہل آپؐ کے سر اقدس میں خاک ڈالتا ہوا پیچھے پیچھے چل رہا ہے اور لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ لوگو اس کی بات نہ سننا' یہ دیوانہ ہے۔

○- میرے راہبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک گلی سے گزر رہے ہیں۔ ایک عورت کوڑے سے بھری ٹوکری آپؐ پر پھینک دیتی ہے۔ آپؐ انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے لباس مبارک کو جھاڑتے ہیں اور چل پڑتے ہیں۔

میں ملاحظہ کر رہا ہوں۔۔۔۔

○- میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب آپؐ سجدے میں جاتے ہیں تو کفار آپؐ کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی غلیظ اوجھڑی رکھ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اور پھر تماشا دیکھتے ہوئے شیطانی قہقہے لگاتے ہیں۔

○- میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لیے طائف گئے ہیں۔ طائف کے رؤساء نے آپؐ پر پھبتیاں کسی ہیں۔ پھر آپؐ کے پیچھے اوباش لڑکوں کو لگا دیا ہے' جو آپؐ پر پتھر برسا رہے ہیں۔ آپؐ کی مبارک پنڈلیاں لہولہان ہو چکی ہیں۔ خون جوتوں میں جمع ہو کر جم گیا ہے۔ اگر آپؐ نقاہت اور کمزوری سے بیٹھ جاتے ہیں تو ظالم آپؐ کو بازو سے پکڑ کر اٹھا دیتے ہیں۔

میری چشم بینا یہ تصاویر دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

○- امام النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔

○- سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش ہو چکی ہے۔ آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور ننگی تلواریں حدت انتظار سے پگھل رہی ہیں۔

○۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کی قیمت مقرر کر دی گئی ہے اور مکہ کے شہسوار انعام حاصل کرنے کے لیے آپ کی تلاش میں سرگرداں ہیں......

○۔ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ؐ کے پیارے شہر مکہ سے نکال دیا گیا ہے اور آپ ؐ مکہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مدینہ منورہ جا رہے ہیں۔

یہ آوازیں میری سماعت کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر گئی ہیں:

○ ولید بن مغیرہ آپ کو ننگی گالیاں دے رہا ہے۔

○ مکہ کے رئیسوں کی لونڈیاں آپ ؐ کی شان میں غلیظ اشعار کہہ رہی ہیں۔

○ آپ ؐ غار ثور میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ چھپے ہوئے ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کو کہہ رہے ہیں "ابوبکرؓ! غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

یہ واقعات میری بصارت میں رچ بس گئے ہیں۔

○۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے موقع پر خود اپنے مطاہر ہاتھوں سے خندق کھود رہے ہیں.... صحابہ کرام ؓ کے ساتھ مٹی اٹھا رہے ہیں..... سر مبارک میں مٹی پڑ چکی ہے اور زلف عنبریں خاک آلود ہو چکی ہیں۔

○۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک لگی ہے اور آپ ؐ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھ رکھے ہیں۔

○۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے میدان میں کھڑے ہیں۔ میدان جنگ میں دشمن کی نظر آپ پر مرتکز ہے اور وہ آپ ؐ کا چراغ زندگی بجھا دینا چاہتے ہیں۔ ایک شقی القلب آپ ؐ کے چہرہ انور پر تاک کر پتھر مارتا ہے۔ جس سے دانت مبارک شہید ہو جاتا ہے۔ منہ سے خون کا فوارہ چھوٹتا ہے اور داڑھی مبارک رنگین ہو جاتی ہے۔

یہ مناظر میری بینائی میں اتر گئے ہیں۔

○۔ حضرت بلال ؓ کو دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر پیٹا جا رہا ہے۔ حضرت بلال ؓ کی یہ تکلیف آپ ؐ کو تڑپا رہی ہے۔

○۔ غزوۂ احد میں پیارے چچا سید الشہداء امیر حمزہ ؓ کے جسم کے ٹکڑے دیکھ رہے ہیں۔ پیارے چچا کی شہادت آپ ؐ کے قلب و جگر کو رلا رہی ہے۔

○۔ حضرت سمیہ ؓ کی شہادت نے آپ ؐ کو گھائل کر دیا ہے۔

○۔ حضرت خبیب ؓ کی شہادت سے آپ ؐ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔

پھر میں اچانک دیکھتا ہوں..... کہ میں گنبد خضرا کے سامنے انتہائی ادب و عقیدت کے ساتھ ہاتھ

باندھے کھڑا ہوں---- میری آنکھوں سے آنسوؤں کی شبنم گر رہی ہے---- میرے لبوں پر درود شریف کے پھول ہیں---- اچانک دل کے غم کا لاوا پھٹ کر زبان پر آجاتا ہے اور میں کہتا ہوں اے میرے آقاؐ! جس دین کے لیے آپؐ نے اتنی مشقتیں اٹھائیں---- جس دین کے لیے آپؐ نے اتنی تکلیفیں برداشت کیں---- جس دین کے لیے آپؐ نے اتنے مصائب جھیلے---- جس دین کے لیے آپؐ نے اتنے غم سہے---- جس دین کے لیے آپؐ نے اتنی قربانیاں دیں----!!!

آج وہ دین لٹ رہا ہے---- وہ دین برہنہ ہو چکا ہے---- اس دین کا لباس تار تار ہے---- اس دین کی دستار خاک آلود ہے--- اس دین کا جسم زخموں سے چور چور ہے---- اور اس دین کی روح لہولہو ہے!!!

اے میرے آقاؐ! آپ کی جگہ مرزا قادیانی محمدؐ رسول اللہ بن چکا ہے۔ خدیجہؓ و عائشہؓ کی جگہ مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں عرف نصوام المومنین بن چکی ہے--- آپؐ کی لاڈلی بیٹی فاطمۃ الزہراؓ کی جگہ مرزا قادیانی کی بیٹی سیدۃ النساء بن چکی ہے---- سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی جگہ حکیم نور الدین' سیدنا عمر فاروقؓ کی جگہ مرزا بشیر الدین' سیدنا عثمان غنیؓ کی جگہ مرزا ناصر اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کی جگہ مرزا طاہر قابض ہو چکے ہیں----

مرزا قادیانی کی بے سروپا بے ہودہ گفتگو کو احادیث کہا جا رہا ہے--- مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی جگہ قادیان اور ربوہ لائے جا چکے ہیں---- مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جا رہا ہے---- تین سو تیرہ بدری صحابہ کی جگہ مرزا قادیانی کے چیلوں کو لایا جا چکا ہے۔

پھر میں بھیگی آنکھوں اور لرزتی زبان کے ساتھ سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں "مولانا الطاف حسین حالی" کی زبان میں اپنی درخواست پیش کرتا ہوں:

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی ہے' نہ دیا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

○

اچانک میں حکیم الامت' محافظ ختم نبوت اور غرقاب عشق رسول' حضرت علامہ اقبالؒ کی چیخیں سنتا ہوں۔ وہ ہچکیوں اور سسکیوں کی زبان میں کہہ رہے تھے:

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

○

قلب میں سوز نہیں' روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں!

○

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت
محمد طاہر رزاق

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی باتیں

ایک بار اسلامی نظام حکومت کے بارے میں تقریر فرما رہے تھے۔ فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج کل کے حالات میں اسلامی نظام فٹ نہیں بیٹھتا۔ آپ نے فرمایا ایک لائق ترین درزی نے جسم و اعضاء کے عین مطابق نہایت فٹ قمیض بنائی لیکن قمیض والے پر فالج گر گیا' اسے تشنج نے آگھیرا۔ اعضاء کا تناسب جاتا رہا۔ ایک ہاتھ آگے کو لمبا ہو کر اکڑ گیا' وہ سرا پیٹھ کے پیچھے کی طرف مڑ گیا۔ ایک ٹانگ ٹیڑھی ہو گئی دوسری چھوٹی ہو گئی------ پیٹھ کبڑی ہو گئی' اب وہ قمیض میں عیب بتاتا ہے کہ یہ فٹ نہیں ہے۔ درزی پر بھی نکتہ چینی کرتا ہے۔ آپ ہی انصاف کریں کہ قمیض فٹ نہیں ہے یا کہ یہ منحوس خود ان فٹ ہو گیا ہے۔ تمہارے منہ کا مزہ صفراوی بخار سے تلخ ہو چکا ہے تم کو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ یہ دوا اور غذا کا قصور نہیں تمہارے منہ کے ذائقہ کی

خرابی ہے۔ انسان کو آج اپنی فطرت کے مطابق رہنا اور چلنا چاہیے۔ اسلام سے بہتر اس کے لئے کوئی ہدایت نامہ نہیں ہو سکتا۔

*

ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب "حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب صدر شاہ پور کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔ چائے کی بات چلی تو شاہ صاحب نے فرمایا چائے میں خود بناؤں گا" آپ صرف پانی گرم کر دیں۔ مولانا عبدالکریم صاحب کو بازار سے دودھ نہ ملا۔ عرض کیا حضرت دودھ تو نہیں ملا' گھر میں بکری ہے اگر پسند فرمائیں تو اس کا دودھ لا دوں۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں' اس سے بخاری نفرت کر سکتا ہے؟ مسلمان کی تو شان یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند اس کو پسند اور آپ کی ناپسند اس کو ناپسند ہو۔ فرمایا جلدی لاؤ" چنانچہ بکری کے دودھ سے چائے بنائی گئی اور آپ نے عنایت شوق و محبت سے نوش فرمائی۔

*

انتخاب سے کچھ دنوں پہلے حضرت شاہ صاحب سماجی برائیوں کی قباحتوں اور ان کے اسباب اور سدباب پر تقریر کرتے ہوئے فرمانے لگے' ایسے آدمیوں کو اپنا نمائندہ نہ بنانا جو سینما کے برے نتائج سے' چور بازاری کی لعنت سے' رشوت کی برائیوں سے' کنبہ پروری کی جہالت سے' ماڈرن ثقافت کی بے حیائی سے' جاہلانہ رسوم و بدعات سے' جعلسازیوں اور عیاریوں سے ملوث ہوں اور تمہیں لینے کے دینے پڑ جائیں۔ ایک ذیلدار امیدوار جو ان خامیوں کا حامل تھا ایک دم اٹھا اور کہنے لگا' شاہ جی! آپ ووٹ لینے کے لئے کیا شو (تماشہ) دکھا رہے ہیں۔ آپ نے فوراً ہی جواب ارشاد فرمایا ہم شو نہیں دکھا رہے ہیں بلکہ شُو (جوتا) دکھا رہے ہیں۔ اس پر وہ شخص اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

*

ایک موقعہ پر ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما ○ کے سلسلے میں تقریر فرماتے ہوئے خاتم النبیین کی توضیح و تشریح یوں فرمائی کہ خاتم النبیین کے معنی قادیانی حضرات کے کہنے پر اگر نبوت کی انگوٹھی یعنی مہر کے لئے جائیں' تو بھی "ختم نبوت" پر کوئی حرف نہیں آتا۔ گورنمنٹ کے مقرر کردہ محکمہ کی طرف سے جس مکان کے دروازہ پر سیل یعنی مہر لگ جائے تو عوام کا کوئی شخص اسے نہیں توڑ سکتا' اسی طرح محکمہ ڈاک کے جس تھیلے پر مہر لگا دی جاتی ہے اسے راستہ میں کوئی کھول نہیں سکتا" تاوقتیکہ منزل مقصود پر افسر مجاز تک نہ پہنچے۔ مگر یہ سب کچھ دنیا کے نظام ہیں۔ خدائی نظام کے تحت نبوت کے جس تھیلے پر خاتے کی مہر ثبت ہو چکی ہے اسے کھولنے کی تاقیامت کسی بشر کو اختیار اور طاقت نہیں ہے۔